فرائض نبوّت (قرآن حکیم کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ نے یہ کارخانہ حیات بے سبب پیدا نہیں کیا۔تخلیق کائنات اور اس میں موجود تمام مخلوقات کی پیدائش کا کوئی نہ کوئی مصرف اور سبب پایا جاتا ہے۔تمام نباتات، حیوانات اور جمادات اشرف المخلوقات بنی آدم کی خدمت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔یقیناً یہ اشرف المخلوقات انسان بھی بے وجہ تخلیق نہیں کیے گئے۔قرآن کریم میں انسان کی تخلیق کا سبب بیان کرتے ہوئے رب کریم کا ارشاد ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَّھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ (الملک:۲)

''جس (اللہ) نے موت وحیات کو اس لیے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے''۔

گویا کہ تخلیق انسان کا مقصد اس کی آزمائش ہے۔انسان کو قوت ارادہ کا مالک بنا کر، نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی مرضی دے کر اور عقل وشعور کی نعمت دے کر اسے اشرف المخلوقات کے لقب سے نوازا۔جس سے مقصود انسان کی آزمائش ہے۔لیکن رب کریم کی ذات انتہائی مہربان ہے۔اس نے انسان کو اس آزمائش گاہ میں کسی پیشگی تیاری اور راہنمائی کے بغیر بے یارومددگار نہیں چھوڑا۔بلکہ اس کی راہنمائی کے لیے الہامی کتب کی صورت میں اصول وقوانین سے مزئین ضابطہ حیات کی طرف راہنمائی فرمائی۔جبکہ انہی اصول وضوابط کی تشریح اور عملی نمونے کے لیے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ارشاد ربانی ہے۔

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:۲۴)

''کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی (انسانوں کو) ڈرانے والا نہ گزرا ہو''۔

وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ (الرعد:۷)

''اور ہر قوم کے لیے ایک راہنما ہے''۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلاً (النحل:۳۶)

''البتہ ہم نے ہر قوم کے لیے رسول بھیجا''۔

اسی فرمان الٰہی کی توثیق حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے۔مسند امام احمد بن حنبل میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ تک اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر (انبیاء کرام) بھیجے جن میں سے ۳۱۵ صاحب کتاب رسول تھے۔

نبی کی تعریف

نبی کا لفظ نَبَا سے ہے جس کے معنی بڑی یا اہم خبر ہے۔(عم یتسالون ۳۰ واں پارہ کی دوسری آیت) اور نبی اہم خبر پہنچانے والا ہے۔جبکہ اس خبر یا پیغام پہنچانے کو نبوت کہتے ہیں۔

فرائض نبوّت

نبوت کی حقیقت وضرورت

شاہ ولی اللہ 'حجۃ البالغہ' میں نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبوت انسانیت کے رتبہ سے بالاتر ہے جس طرح انسانیت حیوانیت سے بالاتر ہے۔ وہ عطیہ الٰہی اور موہبت ربانی ہے، سعی ومحنت اور کسب وتلاش سے نہیں ملتی۔ ارشاد ربانی ہے۔

اَللّٰہُ اَعۡلَمُ حَیۡثُ یَجۡعَلُ رِسَالَتَہٗ (الانعام:۱۲۴)

''اللہ بہتر جانتا ہے کہ جہاں وہ اپنی رسالت کا منصب بنائے''۔

اس کے لیے ایک صریح آیت یہ ہے۔

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ (الجمعہ:۴)

''یہ (نبوت) خدا کا فضل ہے جسے وہ چاہے دے''۔

گویا کہ نبوت انبیاء کے لیے اکتسابی چیز نہیں بلکہ وہبی عطیہ ہے۔ اور یہ عطیہ خداوندی انسانوں میں سے اللہ کے برگزیدہ اور منتخب انسانوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ یعنی انبیاء کرام بھی بشر ہی ہوتے ہیں۔ اگر چہ نبی عام انسانوں کے ساتھ بشریت اور انسانیت میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔ مگر عقلیت ومعنویت میں وہ ان سے بالکل الگ ہوتا ہے کیونکہ اس میں وحی قبول کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے وہ دوسرے انسانوں میں نہیں ہوتی۔ اسی مفہوم کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ (الکھف:۱۱۰)

''میں تمہاری ہی طرح بشر ہوں (مگر) مجھ پر وحی کی جاتی ہے''۔

بشریت میں گو پیغمبر کو دوسرے انسانوں کے مثل کہا گیا ہے مگر ساتھ ہی وحی کے فرق وامتیاز کو دونوں میں حد فاصل قرار دے دیا گیا ہے۔

نبی کی ضرورت

انسانوں میں دو قسم کی قوتیں ہیں۔

۱۔ بہیمی قوت

۲۔ ملکوتی قوت

کھانا پینا، شہوت، حرص وطمع اور رزائل اخلاق جیسے افعال بہیمی قوت کے آثار ہیں۔ جبکہ غور وفکر، علم ومعرفت، حسن اخلاق وغیرہ ملکوتی قوت کے نتائج ہیں۔ انسانوں کی روحانی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ کہ اس کی بہیمی قوت اس کی ملکوتی قوت کے تابع ہو۔ مگر عملی کیفیت یہ ہے کہ انسان کی آنکھوں پر موجودہ دنیاوی لذائذ، حرص وطمع اور بے جا خواہشوں اور غفلتوں

فرائض نبوّت

کے اتنے پردے پڑ جاتے ہیں کہ اصلی اور فطری وجدان اور قوت احساس کا مادہ فاسد ہو جاتا ہے۔اس اندرونی وجدان اور احساس کے فاسد ہو جانے سے وہ حق و باطل، خیر و شر اور نیک و بد کی تمیز بھول جاتا ہے۔اس لیے نوع انسان کو صحیح راہنمائی کے لیے راہنماؤں اور روحانی معلموں کی ضرورت ہے جن کے احساس و وجدان کا آئینہ شفاف اور چمک دار ہو۔ایسے ہی نفوس قدسیہ انبیاء کرام کہلاتے ہیں۔

جب حکمت الٰہی کا یہ اقتضاء ہے کہ مخلوق کی ہدایت و اصلاح کے لیے ان نفوس قدسیہ میں سے کسی کو بھیجے تو اس کی آمد مخلوق کے لیے تاریکی سے نکل کر روشنی میں آنے کا سبب بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرض قرار دے دیتا ہے کہ وہ دل و جان سے اس کی اطاعت کریں اور بارگاہ الٰہی سے تاکید ہوتی ہے کہ جو اس کی اطاعت کرے وہ (اللہ) اس سے خوشنودی اور جو اس کی مخالفت کرے گا اللہ اس سے ناخوشی ظاہر کرے گا۔یہی شخص نبی ہوتا ہے۔

فرائض نبوت

قرآن کریم میں چار مقامات پر نبی کریم ﷺ کے منصب رسالت کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے ظہور کے لیے یہ دُعا مانگی تھی۔

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡ عَلَيۡهِمۡ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ (البقرہ:۱۲۹)

''اے ہمارے رب! ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سُنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے''۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دُعا قبول فرمائی اور فرمایا:

كَمَا أَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡ عَلَيۡكُمۡ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ (البقرہ:۱۵۱)

''جس طرح ہم نے تمہارے اندر خود تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

۳۔ اس دعائے ابراہیمی کے مطابق آنحضرت ﷺ کے ظہور کا احسان اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں اس طرح ذکر کیا۔

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ إِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡ أَنۡفُسِهِمۡ يَتۡلُوۡ عَلَيۡهِمۡ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتَابَ وَالۡحِكۡمَةَ (آل عمران:۱۶۴)

''اللہ نے ایمان لانے والوں پر احسان فرمایا جبکہ ان کے اندر خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے''۔

فرائض نبوّت

۴۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسی احسان کو سورہ جمعہ میں اس طرح دہراتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ:۲)

''وہی ہے جس نے اُمیوں کے درمیان خود انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو اُن کو اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے''۔

ان تمام آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے مقاصد یا منصب نبوت کے فرائض بیان کیے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ اُمت کو کتاب اللہ کی آیات کی تلاوت سنانا اور سکھانا۔

۲۔ اُمت کو کتاب اللہ کی تعلیم دینا۔

۳۔ حکمت کی تعلیم دینا۔

۴۔ اور ان کا تزکیہ نفس (کردار سازی) کا فریضہ انجام دینا۔

۱۔ کتاب اللہ کی تلاوت سکھانا۔ پڑھنا

کسی بھی نبی کے فرائض نبوت میں سے پہلا فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی اُمت کو کتاب اللہ کی تلاوت سنائے اور انہیں سکھائے۔ یعنی آیات مبارکہ پڑھ کر سُنائے۔ اور اللہ کے احکامات کو بعینہ لوگوں تک پہنچا دے۔ ارشاد ربانی ہے۔

۱۔ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتَابَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ (العنکبوت:۴۵)

''ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمادی جو ان پر پڑھی جارہی ہے''۔

۲۔ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتَابِ (العنکبوت:۵۱)

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھیے''۔

۳۔ لِّتَتْلُوَ عَلَیْهِمُ الَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ (الرعد:۳۰)

''آپ انہیں پڑھ کر سنائیے جو وحی ہماری طرف سے آپ پر اُتری ہے''۔

اسی فرض کی بجا آوری کے لیے نبی کریم ﷺ نئی نازل شدہ وحی کو نہ صرف صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تلاوت فرما کر سناتے بلکہ اسے محفوظ کرنے کے لیے کاتبین وحی سے لکھوانے کا اہتمام کرتے تاکہ صحابہ کرامؓ کے لیے اُسے یاد کرنا آسان ہو جائے۔ آپ ﷺ ان آیات مبارکہ میں سے کچھ حصہ ہر نماز میں تلاوت فرماتے۔ تاکہ صحابہ کرامؓ بار بار سن کر یاد کر لیں۔ تلاوت قرآن نماز کا فرض رکن قرار پایا۔ قرآن کریم کو زبانی یاد کرنے اور دیکھ کر پڑھنے کے لیے مختلف قسم کی ترغیبات فرماتے۔ تاکہ صحابہ کرامؓ آیات الٰہی کو باقاعدگی سے پڑھیں اور ان میں بیان شدہ احکامات کو سمجھیں اور ان پر عمل کر سکیں۔ نبی کریم ﷺ کا ساری زندگی یہ